ﷺ

فاصلوں کو تکلّف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود اُنھیں کو پکاریں گے ہم دُور سے، راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا، زندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سَر اٹھانے کی فرصت مِلے گی کسے خود ہی پلکوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے، ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

اے مدینے کے زائر خدا کے لیے داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سُنا
بات بڑھ جائے گی، دل تڑپ جائے گا، میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

نامِ آقا جہاں بھی لیا جائے گا، ذکر اُن کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا، ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

جب چلے گی مدینے سے ٹھنڈی ہوا، گھِر کے جب آئے گی اودی اودی گھٹا
ہر طرف پھول ہی پھول کھل جائیں گے، بام و دَر نکہتوں سے مہک جائیں گے

میری بے نور آنکھوں پہ مت جائیے، رہنمائی کی زحمت نہ فرمائیے
جب اٹھے گی اِدھر وہ نگاہِ کرم، راستے تا بہ منزل چمک جائیں گے

اُن کی چشمِ کرم کو ہے اس کی خبر، کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اقبالؔ جب بھی اجازت ملی، ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے